

## 165970- فرمان باری تعالیٰ : (إِنَّمَا اللَّهُيْءُ زُيَادَةً فِي الْكُفَّارِ) کا معنی اور مفہوم

سوال

سوال : سورہ توبہ کی آیت نمبر 37 میں حرام کردہ "اللَّهُيْءُ" [حرمت والے میمنوں میں تقدیم و تاخیر] سے کیا مراد ہے؟ اور اس کے حرام ہونے سے پہلے جزیرہ عرب میں اس کی کون کو نسی اقسام موجود تھیں؟

پسندیدہ جواب

فرمان باری تعالیٰ :

(إِنَّمَا اللَّهُيْءُ زُيَادَةً فِي الْكُفَّارِ يُصْلِلُ بِهِ الَّذِينَ كَفَرُوا مُنْكَلُوَةً عَانِا وَمُنْجَرُ مُونَةً عَانِا يُلْوِى طُوَاعِدَةً مَا حَرَمَ اللَّهُ زُيَادَةً فِي الْكُفَّارِ مَا حَرَمَ اللَّهُ زُيَادَةً فِي الْكُفَّارِ لَمْ شُوَّهْ عَنَّا لِهِمْ وَاللَّهُ لَا يَنْهَا يِ الْقَوْمُ إِنَّمَا اللَّهُيْءُ زُيَادَةً فِي الْكُفَّارِ)

ترجمہ : [التوبہ : 37]

اس آیت کریمہ میں "اللَّهُيْءُ" سے کیا مراد ہے؟ اس بارے میں اہل علم کے متعدد اقوال ہیں، جن میں سے مشورتین درج ذیل ہیں :

1- عرب لوگ حرمت والے میمنوں کی حرمت تبدیل کرتے رہتے تھے، چنانچہ ضرورت پڑنے پر اپنی مرضی سے کسی بھی حرمت والے میمنے کو غیر حرمت والا قرار دے دیتے تھے، تاہم قمری میمنوں کی تعداد میں اضافہ نہیں کرتے تھے؛ لہذا بسا اوقات ماہ محرم کو غیر حرمت والا قرار دیکھ رہا اس میمنے میں قاتل جائز سمجھتے، اس کی وجہ یہ تھی کہ ذوالقدر، ذوالحجہ اور محرم تین ماہ مسلسل حرمت والے ہیں، [اور اتنے دن ان کلینے رہائی جھگٹوں سے رکنا مشکل امر تھا] اس لیے محرم کی حرمت صفر میں منتقل کر دیتے تھے، گواہ کہ حرمت والے میمنوں کی تعداد انہوں نے پوری کر دی۔

یہ صورت صحیح اور مشورتین ہے، نیز آیت کے مضموم سے قریب ترین بھی یہی ہے، جیسے کہ یہ بات متعدد سلف صالحین سے صراحت کیسا تھا منقول ہے، یہی موقف ابن کثیر رحمہ اللہ سعیت دیگر محققین کا ہے؛ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ بات آیت کے معنی : (مُنْكَلُوَةً عَانِا وَمُنْجَرُ مُونَةً عَانِا) اور (يُلْوِى طُوَاعِدَةً مَا حَرَمَ اللَّهُ) کیسا تھا مطابقت بھی رکھتی ہے۔

اس آیت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ نے بھی "اللَّهُيْءُ" کا مطلب یہی بیان کیا ہے۔

2- اس وقت کے عرب بسا اوقات ماہ محرم کو صفر کیسا تھا ملا کر دونوں کو غیر حرمت والا مہینہ قرار دیتے اور ان دونوں میمنوں کو صفر کے نام سے موسم کرتے، پھر آئندہ سال صفر کو ماہ محرم کیسا تھا ملا کر دونوں کو حرمت والا مہینہ قرار دیتے اور دونوں میمنوں کو محرم کے نام سے موسم کرتے تھے۔ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ کے مطابق یہ صورت بہت ہی تعجب خیز ہے۔

3- اس وقت کے عرب لوگ بسا اوقات ماہ محرم کو حلال سمجھتے تھے اور اگر ضرورت پڑتی تو صفر کے میمنے کو بھی حلال قرار کر ریج الاول کو حرمت والا مہینہ قرار دیتے۔ امام احمد کے مطابق یہ بات درست نہیں ہے۔

جزیرہ عرب میں "اللَّهُيْءُ" کی کوئی قسم عدم اسلام میں پانی گئی اور اسلام نے اسے حرام قرار دیا؛ اس کے جواب میں ابن کثیر رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"امام محمد بن اسحاق رحمہ اللہ نے اپنی کتاب : "السیرۃ" میں اس بارے میں بہت بھی مفید اور اچھی گفتگو کی ہے، وہ کہتے ہیں کہ : "اہل عرب کلینے سب سے پہلے حرمت والے میمنوں میں

تقدیم و تاخیر کرتے ہوئے اللہ کے طرف سے مقرر کردہ حرمت والے میمنوں کو حلال سمجھنے کا عمل "فلمس" نے کیا، اس شخص کا پورا شجرہ نسب یہ ہے: حذیفہ بن عبد ندر کہ فحیم بن عدی بن عامر بن طلبه بن حارث بن مالک بن کنانہ بن فوزیہ بن مدرک بن الیاس بن مُضْرَبْ بْن خَازَرَ بْن مَعْدَنَ بْن عَدَنَانَ ہے۔

اس کے بعد قلمس کے بیٹے عباد نے یہ کام کیا، پھر عباد کے بیٹے قفع نے اسے آگے بڑھایا، پھر قفع کے بیٹے امیہ نے اس کا کو سنپھالا، پھر امیہ کے بیٹے عوف نے، اور آخر میں عوف کے بیٹے ابو شامہ جادہ بن عوف نے اسے سر انجام دیا اور اسی کے زمانے میں اسلام ظہور پذیر ہوا۔

ہوتا یوں تھا کہ جب اہل عرب حج سے فارغ ہوتے تھے سب اس پاس جمع ہوتے تو وہ کھڑے ہو کر خطاب کرتا، اور رجب، ذوالقعدہ، ذوالحجہ کو حرمت والا مہینہ قرار دیتا، جبکہ محرم کو ایک سال حرمت والا اور آئندہ سال محرم کی بجائے ماہ صفر کو حرمت والا قرار دیتا، تاکہ اللہ کی تعالیٰ کی طرف سے مقرر کردہ حرمت والے میمنوں کی تعداد پوری بھی ہو جائے، اور اپنی مرضی بھی چل جائے۔

یہی وجہ ہے کہ ان کے قومی شاعر عمری بن قیس المعروف "جزل الطحان" بڑے فخر سے شعر کہتا تھا:

لقد علمت معد آن قومی کرام الناس إن لم كرما  
أَنَّا نَنْسِينَ عَلَى مَعْدِ شُورَاً كُلَّ نَجْلَهَا حَرَاما  
وَأَيِّ النَّاسِ لَمْ يَرَكْ بِذِكْرِ وَأَيِّ النَّاسِ لَمْ يَعْرِفْ بِجَاما

یعنی: قبیلہ معد کو میری قوم کی عظمت کا اعتراف ہے کہ میری قوم ہی معزز قوم ہے۔

کیا ہم معد کیلئے حرمت والے میمنوں میں تقدیم و تاخیر نہیں کرتے؟

اب وہ کون سے لوگ ہیں جنہیں ابھی تک ہماری شان کا علم نہیں ہے؟ اور کن لوگوں کو لگام کا علم نہیں؟"

مزید کیلئے دیکھیں: "العزب النمير من مجالس الشققي في التفسير" (439/5)، "تفسير ابن کثیر" (144/4) اور (تفسير طبری 14/235)

واللہ عالم۔